نوحہ

ابھی نہ میداں میں جاؤ اکبرؑ کہ لعل زہراؑ کا مر نہ جائے
اِدھر تمہاری بارات نکلے اُدھر یہ جاں سے گزر نہ جائے

ضعیف بابا جوان بیٹے کے بعد جی کر بھی کیا کرے گا
رہا نہ آنکھوں کا نور باقی تو دیدۂ تر بھی کیا کرے گا
تمہارے دَم سے جو سانس بابا کا چل رہا ہے ٹھہر نہ جائے

اکبرؑ تیری جاگیر دے وچ میں لُٹی گئیاں
اُٹھ ویکھ پا کڑیاں میں ویندی شام پئی آں

ہر ویلے اتھاں جھک سی پیا سارا زمانہ
ارمان اسی شہر چوں میں قیدی تھئی آں

تمہاری فرقت گراں ہے دل پہ، اندھیرا آنکھوں پہ چھا رہا ہے
تمہاری رخصت کے وقت دل کو خیال پیہم یہ کھا رہا ہے
تمہارے مرنے سے بیبیوں کے سروں سے چادر اُتر نہ جائے

بے درد جدوں آ کے رئے خیمے سڑیندے
غازیؑ کوں کئی وار صدا دیندی رئی آں

تمہاری صغراؑ کو خط میں بابا تسلی کیسے بھلا وہ دے گا
بتاؤ اتنا تو جاتے جاتے جواب قاصد کو کیا وہ دے گا
تمہارے وعدے پہ جو ہے زندہ وہ صغراؑ بیمار مر نہ جائے

میں نسل امامت دی بھوں اوکھی بچا کے
سجادؑ تے باقرؑ کوں جدھی نال ویندی آں

تمہاری شادی کا جشن کرنے کہاں کہاں سے ہیں آئے ظالم
تمہیں لگانے لہو کی مہندی ہے برچھیوں کو سجائے ظالم
تمہارے نازک بدن میں کوئی ستم کی برچھی اتر نہ جائے

بَن غازیؑ دِتے شامِ غریباں نوں میں پہرے
شبیرؑ وانگوں لاشہ وی چیندی رئی آں

شبیہِ احمدؐ ہو تم اے اکبرؑ تمہارے دَم سے ہی راحتیں ہیں
تمہارے سہرے کی پاک لڑیاں تمام قرآں کی آیتیں ہیں
یہ غم ہے ہم کو زمیں پہ بیٹا تمہارا سہرا بکھر نہ جائے

تیں پچھیا ہی نہیں کیویں ہے میں رات گزاری
غازیؑ میں بنیں ہاں کدی شبیرؑ بنی آں

حسینؑ غش کھا کے گر پڑے ہیں بارات اکبرؑ کی جارہی ہے
سمجھ کے دولھا شبیہِ احمدؐ پہ پھول امت گرا رہی ہے
اب اور ناطقؔ نہ لکھنا آگے کہ پھٹ ہمارا جگر نہ جائے

سرورؔ علی اکبرؑ کوں رئی سین آ کھیندی
تیری بھین معصومہ بھی گلیندی میں پھری آں